جلد ۲۹ | ۸- احسان ۱۳۲۰ ہش | ۱۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ | ۸- جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲۹

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے حکومت کا خطاب باعث ہتک سمجھتے ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب کو احمدیت کے مقابلہ میں اپنی ناکامیوں۔ اور نامرادیوں کا احساس اس درجہ ہو چکا ہے۔ کہ اب وُہ جو کچھ لکھتے یا کہتے ہیں۔ وُہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی دیدہ دانستہ غلط بیانی بھی۔ ۶- جون کے "اہلحدیث" میں انہوں نے "خلیفہ قادیان خطاب سر کا متمنی ہے" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ مگر اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ کا ایسا اقتباس پیش کیا ہے۔ جس میں حضور نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے۔ جو حکومت کا کوئی کام اس لئے کرتے ہیں۔ کہ انہیں اس کا کوئی صلہ ملے۔ غور فرمائیے۔ اس سے بڑھ کر مضحکہ خیز حرکت اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف تو اسی مضمون میں اسی اقتباس کے متعلق مولوی صاحب نے خود یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ:-

"اس میں آپ (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) نے ان لوگوں کو ملامت کی ہے۔ جو گورنمنٹ کی خدمت کر کے کسی قسم کے بدلے کے خواہش مند ہوتے ہیں!!"

لیکن دوسری طرف یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ "خلیفہ قادیان خطاب سر کا متمنی ہے" کیا کسی شخص کی عقل و سمجھ میں یہ بات آ سکتی ہے۔ کہ جو انسان حکومت سے کسی کام کے بدلہ کی خواہش رکھنے کی بھی علی الاعلان مذمت کرتا ہے۔ اور جو اپنی جماعت کو تاکید فرماتا ہے۔ کہ اس کا کوئی فرد اس قسم کی خواہش بھی اپنے دل میں پیدا نہ ہونے دے وُہ خود نہ صرف اپنے دل میں اسی رنگ کی خواہش رکھتا ہو۔ بلکہ اس کا اسی موقعہ پر ایسے کھلے اور واضح الفاظ میں اعلان بھی کر دے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ کہنے کا موقعہ مل سکے۔ کہ "خلیفہ قادیان خطاب سر کا متمنی ہے" کوئی ہوشمند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال اپنے دل میں نہیں لا سکتا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہ صرف نہایت دلیری کے ساتھ اسے اپنے اخبار میں شائع کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ دعوےٰ بھی کیا ہے۔ کہ:-

"آپ کی روش کو ہم اس سے زیادہ غامض نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس نظر سے آپ کے برادران لاہوری جماعت کے افراد دیکھتے ہیں!!"

لیکن اگر اسی کا نام "غامض نظر" ہے۔ تو نہ معلوم مولوی صاحب کے نزدیک اندھا پن کیا ہے:-

پھر اس سے بھی بڑھ کر ستم مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر کا اسی قسم کا اقتباس بھی اپنے ادعا کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ حالانکہ نہ صرف وہ اقتباس مولوی صاحب کے ادعا کے سراسر خلاف ہے۔ بلکہ اسی تقریر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا ہے:- کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کہا گیا۔ اور دو دفعہ مجھے بھی کہلایا گیا۔ کہ کیا حکومت اگر کوئی خطاب دے۔ تو اسے قبول کر لیا جائے گا۔ میں نے کہا۔ کہ اگر حکومت ایسا کرے گی۔ تو وُہ میری ہتک کرے گی۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے جو کچھ مل چکا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر حکومت کیا دے سکتی ہے اپنے متعلق خطاب تو الگ رہا۔ اگر جماعت احمدیہ کا کوئی شخص بھی خطاب کے متعلق کچھ پوچھتا ہے۔ تو میں اسے یہی کہتا ہوں۔ کہ مجھے تو انسانی خطاب سے گھن آتی ہے۔ احمدی کہلانے سے بڑا خطاب اور کیا ہو سکتا ہے" (الفضل ۲۰- جنوری سنہ ۱۹۳۵ء)

ان الفاظ کو پیش نظر رکھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب کی عبارت دیکھیے۔ کہ اسی تقریر کا حوالہ دے کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو سر کے خطاب کا متمنی قرار دے رہے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جو خطاب عطا فرمایا ہوا ہے اس کے مقابلہ میں "سر" کی حقیقت ہی کیا ہے کیا یہ وُہی "سر" کا خطاب نہیں۔ جو حضور کے ایک مخلص خادم آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مل چکا ہے۔ جب حضور کے خدام خدا تعالیٰ کے فضل سے حکومت کے بڑے سے بڑے خطاب حاصل کر رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے حضور کی غلامی کو سب سے بڑا خطاب سمجھتے ہیں۔ تو حضور کے نزدیک کسی دنیوی خطاب کی کیا وقعت ہو سکتی ہے معلوم ہوتا ہے مولوی ثناء اللہ صاحب حکومت کے خطاب کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہیں۔ اس کا پتہ اس سے بھی لگتا ہے۔ کہ وُہ "مولوی فاضل" کی ڈگری کو اپنے لئے بہت بڑا اعزاز قرار دے کر اس پر بڑا فخر اور ناز کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ قادیان میں پاپوش فروش تک مولوی فاضل موجود ہیں پس اپنی تمنا کے پیش نظر مولوی ثناء اللہ صاحب حکومت کے کسی خطاب کو جس قدر چاہیں۔ وقعت دیں۔ مگر یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے امام۔ اور خلیفہ کو خدا تعالیٰ نے وُہ شان اور وُہ منصب عطا فرمایا ہے۔ کہ دُنیا کے کسی بڑے سے بڑے حکمران کو اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں:-

قادیان ۷ احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل کی نسبت آج حرارت زیادہ رہی۔ نیز ضعف کی شکائت ہے۔ آج باوجود علالت اور نقاہت خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ اور نماز بھی پڑھائی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخار میں کل کی نسبت تخفیف ہے۔ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کو گذشتہ شب نیند نہیں آئی۔ آج بھی حرارت اور ضعف کی شکائت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا:۔ (۱) حافظ شفیق احمد صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ بیمار اور لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۲) منشی دیوان علی صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات عرصہ سے بیمار ہیں (۳) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن علی وال کی لڑکی بشریٰ سلطان بیمار ہے (۴) چودہری غلام حسن صاحب سفید پوش قادیان بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے نیز (۵) شیر محمد صاحب راولپنڈی اور کلکتہ کے ایک غریب احمدی اپنی حل مشکلات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

انسپکٹر مدارس کے عہدہ پر تقرر:۔ یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے پی۔ ای ایس جو آجکل دھرم سالہ کالج کے پرنسپل ہیں۔ شیخ محمد ظہور الدین صاحب انسپکٹر مدارس راولپنڈی کے ریٹائر ہونے پر ۱۰ جون ۱۹۴۱ء سے راولپنڈی ڈویژن کے انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ملک صاحب موصوف کے اس تقرر کو بابرکت بنائے۔ خاکسار سعد الدین از گوجرخان

ولادت:۔ (۱) بابو محمد حنیف صاحب انبالہ چھاؤنی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محمد رشید نام تجویز فرمایا۔ احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مولود کو نیک صاحب عمر اور دین کا خادم بنائے۔ خاکسار ابو العطاء جالندہری

(۲) ۵ جون کو میرے لڑکے عزیزم عبد المجید کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد المجید ریلوے آڈیٹر لاہور

یوم التبلیغ کو ہر احمدی اپنا فرض ادا کرے

دوست یاد رکھیں کہ ۸ ماہ احسان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء تبلیغ کا دن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو غیر احمدی احباب اعزا اور پڑوسیوں تک پہونچانا اس دن آپ کا فرض ہے ؛

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچنے کا طریق

" سوال ہوا کہ اکثر پیر اور گدی نشین مختلف وظائف بتلایا کرتے ہیں۔ ہم کیا کریں۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ اس کے یہ معنی ہیں کہ مومن جو بات یقین سے کہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ لفظوں کی پابندی اس میں ضروری نہیں ہے۔ ہاں انسان کو یہ آیت قد افلح من زکھا ضرور یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ گناہ سے بچا رہے جب انسان گناہ کر لیتا ہے۔ اور وہ اس کی کوئی پروا نہیں کرتا تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور جب دل سخت ہو جائے تو پاک نہیں ہوا کرتا۔ جب تک کہ پھر نرم ہو۔ اور نرم نہیں ہوتا جب تک کہ نمازوں میں دعائیں نہ کرے۔ انسان توبہ پر توبہ کر کے توڑ دیتا ہے۔ اور اس پر کار بند نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ ساتھ نہ ہو۔ اس پر قدرتی طور پر یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ پھر گناہ کا علاج کیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ سچی خشوع خضوع پیدا کرو۔ اور اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہونچاؤ۔ اور انبیاء علیہم السلام بھی دعائیں ہی کیا کرتے تھے"

(البدر ۱۹۰۳ جلد ۲ نمبر ۲۰)

بیرون ہند کی احمدی جماعتوں کو ضروری اطلاع

بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کے متعلق اعلان شائع کیا جا چکا ہے کہ ۳۰ جون تک جن کا چندہ تحریک جدید بذریعہ چک یا منی آرڈر پہونچ جائے گا۔ ان کی فہرست ۳۰ جون کے بعد دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کی جائے گی۔ پس بیرون ہند کی ہر جماعت اور اس کا ہر فرد کوشش کرے کہ ۳۰ جون تک اس کے وعدے کی پوری رقم مرکز میں پہونچ جائے۔ خواہ بذریعہ چک یا ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر اس وقت تک کئی ایسے اصحاب نے جن کا وعدہ اگست یا ستمبر میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر انہوں نے اپنے امام کے ارشاد پر اپنے وعدہ کی رقم قبل از وقت بھیجدی۔ تا جہاں اللہ تعالےٰ کے حضور ان کو السابقون کا ثواب حاصل ہو وہاں وہ موعود خلیفہ کی خوشنودی اور دعا لینے والے بھی بنیں۔ پس بیرون ہند کے ہر دوست کو اور اس کے سیکرٹری مال کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۰ جون تک ان کی جماعت اور افراد کا روپیہ مرکز میں پہونچ جائے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خطبہ نمبر کے متعلق اطلاع

چونکہ اس ہفتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز رہی۔ اور حضور خطبہ جمعہ پر نظر ثانی نہ فرما سکے۔ اس لئے اس ہفتہ میں خطبہ نمبر شائع نہیں کیا جا سکا۔ اس کی بجائے یہ ہفتہ وار پرچہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مینجر الفضل

اعلان تعطیل ۸ جون کو یوم التبلیغ کی وجہ سے چونکہ مقامی دفاتر میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۱۰ تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ (مینجر)

فضیلتِ اسلام

اسلام اور محبتِ الٰہی

محبتِ الٰہی تمام مذاہب کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور یہ وُہ بنیادی پتھر ہے۔ جس پر روحانیت کی عمارت تعمیر ہوتی۔ اور خالق اور مخلوق میں یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ اس اساس کو قائم کئے بغیر نہ مراتب قرب حاصل ہوسکتے ہیں۔ اور نہ مذہب کے شیریں ثمرات سے انسان متمتع ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے اس پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ قل ان کان اٰباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموھا و تجارۃٌ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین۔ (پ ۱۰ - ع ۹) یعنی اے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ اگر تمہارے والدین۔ تمہارے بیٹے۔ تمہارے بھائی تمہاری بیویاں۔ تمہارے اہل وعیال اور وُہ مال جو تم کماتے ہو۔ اور وُہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو۔ اور وُہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تمہیں خدا۔ اور اس کے رسُول اور اس کے رستہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبُوب ہیں۔ تو تم انتظار کرو۔ یہاں تک کہ خدا کا فیصلہ تمہارے متعلق نازل ہوجائے۔ اور اس بات کو یاد رکھو۔ کہ خدا فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا ؛

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں پر جو خدا اور اس کے رسُول کے مقابلہ میں دُنیا کی محبت اپنے دل میں زیادہ رکھتے ہیں۔ سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ اس سے باز نہ آئے۔ تو خدا کا عذاب ان پر نازل ہوگا۔ اسی طرح فرماتا ہے۔

والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ۔ یعنی مومن گو اپنے بیوی بچوں اور اعزاء و اقرباء سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ محبت اللہ سے رکھتے ہیں۔

اسی طرح رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ علیک بمجالس اھل الذکر واذا خلوت فحرک لسانک ما استطعت بذکر اللہ واحب فی اللہ و ابغض فی اللہ۔ یعنی اہل اللہ کی صحبت میں رہا کرو۔ اور جب ان سے الگ ہو۔ تب بھی اپنی زبان خدا تعالےٰ کے ذکر سے تر رکھو۔ اللہ کے لئے ہی کسی سے محبت کرو۔ اور اللہ کے لئے ہی کسی سے نفرت کرو ؛

اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ محبتِ الٰہی کا مادہ ہر انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور اگر اس جذبہ سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھایا جائے تو انسان بہت جلد روحانیت میں ترقی کرسکتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے لوگ محبت کے اس جذبہ کا ناجائز استعمال کرکے اپنی روحانی طاقتوں کو برباد کر لیتے ہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک شعر میں فرماتے ہیں :-

ہے محبت ایک پاکیزہ امانت اے عزیز
عشق کی عزت ہے واجب عشق سے کھیلا نہ کر

محبتِ الٰہی کے حصُول کا کیا طریق ہے؟ اسے اسلام نے نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

ا- قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اس آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے محبُوب بننا چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ وُہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا

اسی مفہوم کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی تمہارے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں کامل نمونہ موجود ہے ؛

پس محبت الٰہی کے حصُول کا پہلا طریق متابعتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی نہ صرف کامل مثال اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہے۔ بلکہ وُہ تعلیم بھی دی ہے۔ جس پر عمل کرنے سے یہ مقصد حاصل ہوسکتا ہے۔

دوسرا طریق اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ کونوا مع الصادقین یعنی جو صادق۔ اور راستباز لوگ ہوں۔ ان کی معیت اختیار کرو۔ اُن کا اثر تمہارے قلوب میں بھی نیکی پیدا کردے گا ؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبت الٰہی کے باب میں ایسا پاکیزہ نمونہ ہے۔ کہ انسان اگر اسے مشعل راہ بنائے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ اس کے دل میں محبت الٰہی کی آگ نہ بھڑک اٹھے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت باللہ کا یہ حال تھا۔ کہ نزول قرآن اور دعوائے نبوت سے پہلے ہی آپ غارِ حرا میں عبادت کے لئے جاتے اور کئی کئی دن وہاں تخلیہ میں عبادت کرتے رہتے۔ کفار آپ کو دیکھتے۔ تو بے اختیار کہہ اُٹھتے۔ کہ عشق محمد علیٰ ربہ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو اپنے رب کا عاشق ہوگیا ہے۔ خدا تعالےٰ خود اس امر کی شہادت دیتے ہُوئے فرماتا ہے۔ ووجدک ضالًا فھدیٰ۔ یعنی تجھے اپنی محبت میں فنا پایا۔ اور اپنا راستہ تجھے دکھایا یہ حالت تو بعثت سے پہلے تھی بعثت کے بعد آپ کی یہ حالت تھی۔ کہ آپ کا اٹھنا۔ بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ چلنا۔ پھرنا سب خدا کے احکام کے ماتحت تھا۔ آپ ہر معاملہ میں خدا تعالےٰ کا ذکر کرتے اُٹھتے۔ بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ گھر میں داخل ہوتے۔ نکلتے۔ وضو کرتے۔ بلندی پر چڑھتے۔ بلندی سے اترتے۔ سفر پر جاتے۔ غرض ہر وقت اللہ تعالےٰ کا ذکر آپ کی زبان پر جاری رہتا۔ مجلس میں بیٹھتے۔ تو استغفار کرتے۔ نمازیں پڑھتے تو دُعائیں مانگتے۔ چلتے اور پھرتے تو ذکر الٰہی کرتے۔ اسی طرح رات کو تہجّد ادا فرماتے۔ اور صبح کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے۔ غرض ہر وقت اور ہر آن آپ ذکرِ الٰہی کیا کرتے تھے ؛

اسلام نے محبت الٰہی میں اس امر کو بھی ملحوظ رکھا ہے کہ موجودہ زمانہ کے فقراء کی طرح تجرد اور رہبانیت اختیار نہ کی جائے۔ بلکہ " دل بایار و دست درکار " کے مطابق دُنیا میں رہتے ہُوئے انسان کا خدا سے تعلق ہونا چاہیئے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک میں چند صحابہ نے ایک دفعہ ایسا ہی عہد کیا۔ کسی نے کہا۔ کہ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا۔ کسی نے کہا۔ میں اپنی بیوی سے تعلقات زوجیت نہیں رکھوں گا۔ اور کسی نے کہا۔ کہ میں ساری رات عبادت کیا کرونگا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب علم ہوا۔ تو آپ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا۔ مَیں خدا کا رسُول ہُوں۔ مگر میں تعلقاتِ زوجیت بھی رکھتا ہُوں۔ میں روزہ بھی رکھتا ہُوں۔ اور افطار بھی کرتا ہُوں۔ اسی طرح رات کو میں عبادت بھی کرتا ہُوں۔ اور سوتا بھی ہُوں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یہ میری سنت ہے۔ پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا۔ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام دُنیا میں رہتے ہُوئے خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور فی الحقیقت ان ہدایات کے ماتحت اگر کوئی شخص تعلق باللہ پیدا کرے۔ تو اسے اپنے دائرہ میں کامل کہا جاسکتا ہے۔ اسی امر کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اشعار میں اشارہ فرمایا ہے

کامل آں باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولی تن ....

دنیا کے لئے امن اور سلامتی کا ایک ہی ذریعہ

قیام امن کی خواہش

آج تمام دنیا جبکہ خدا تعالے کی قہری تجلیات سے انواع اقسام کے عذابوں اور تباہیوں میں مبتلا ہے۔ قومیں قوموں پر اور بادشاہتیں بادشاہتوں پر سمندر کی لہروں کی طرح حملے کر رہی ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو صدق دل سے امن کے خواہاں ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو یہ جہنم کی آگ جو نار حرب کی صورت میں متحارب حکومتوں کے پیہم حملوں سے دہشتناک دھماکوں کے ساتھ پھٹنے والے آتشبار بموں کے ذریعے ہر طرف شعلے بلند کر رہی اور لاکھوں کروڑوں جانوں اور مکانوں کی ہلاکت اور تباہی سے شہروں کے شہر اور ملکوں کے ملک راکھ کے ڈھیر بنا رہی ہے سرد ہو جائے۔ یہ خواہش کتنی اچھی ہے۔ اور اگر یہ پوری ہو جائے تو دنیا کے لئے کس قدر راحت بخش اور باعث اطمینان ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کو کس طرح پورا کیا جا سکے اور کون پورا کرے۔

سلسلہ تغیرات

تاریخی صفحات اور واقعات ماضیہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمانہ کے حالات بوجہ سلسلہ تغیرات ایک دستور پر قائم نہیں رہ سکتے۔ جس طرح رات کے تاریک دور کا سورج کے طلوع ہونے سے دن کے روشن دور سے بدلنا۔ موسم بہار کے آنے سے موسم خزاں کی حالت کا تبدیل ہونا اور موسم برسات سے خشک سالی کا دور ہونا خدا کی سنت مستمرہ اور اس کا غیر متبدل قانون ہے۔ اسی طرح دنیا کے تمدن کا تاریک دور جب فطال علیھم الامد فقست قلوبھم و کثیر منھم فاسقون اعلموا ان اللّٰہ یحی الارض بعد موتھا قد بینا لکم الایٰت لعلکم تعقلون (الحدید) کے رو سے نمودار ہوتا ہے۔ روحانی پانی ناپید ہو جاتا ہے۔ اور ایک دنیا اس روحانی پانی کے نہ ہونے سے بالکل مردہ ہو جاتی ہے۔ تب ایک طرف تاریکی دور کرنے کے لئے نیا دن ظاہر ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف آسمان سے روحانی بارش کے نزول سے روحانی مردہ زمین کو زندہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے دنیا میں خدا کے قانون کے ماتحت انقلابات کا سلسلہ جاری چلا آتا ہے۔ جس سے وقتاً فوقتاً اور دوراً بعد دورٍ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

موجودہ زمانہ کی عالمگیر تباہی

موجودہ جنگ کی عالمگیر تباہی ناگہانی بلا کے طور پر دنیا پر نازل نہیں ہوئی۔ بلکہ ابتداء سے خدا کے مقدس نوشتوں میں خدا کے نبیوں کی معرفت تکرار کے ساتھ اس کی خبر دی گئی ہے۔ خدا کے مقدس نبیوں نے اس آخری دور کی عالمگیر جنگ کو شیطان اور فرشتوں کی آخری جنگ قرار دیا ہے۔ انجیل میں صاف لکھا ہے۔ کہ جب شیطان نے مسیح کے سامنے دنیا کی ساری حکومتیں پیش کر کے کہا۔ کہ اگر تو مجھے سجدہ کرے۔ تو یہ سب حکومتیں اور بادشاہتیں تجھے دے دی جائیں گی۔ تب مسیح نے شیطان کے آگے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ سجدہ صرف خدا کے لئے ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح نے دنیا کی تمام حکومتوں پر ایک خدا کے سجدہ کو ترجیح دیکر شیطان اور شیطانی حکومتوں پر فتح پائی۔ اور خدا کی بادشاہت جو صرف خدا کے سجدہ سے مل سکتی ہے اسے زمینی بادشاہتوں کے بالمقابل شیطان کی آزمائش کے وقت قبول کیا۔ خدا کے نبی جب دنیا میں آتے ہیں۔ تو خدا کے سجدہ سے آسمانی بادشاہت کے وارث بنائے جاتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دنیا کی سعید روحوں کے لئے بھی آسمانی بادشاہت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور وقت کا نبی آسمانی بادشاہت میں داخل کرنے کے لئے دنیا میں منادی کرنے لگ جاتا ہے۔ آخر آسمانی کی بادشاہت والے زمین کی بادشاہت والوں پر غالب آجاتے ہیں۔

حضرت مسیح اور ان کے ماننے والوں کے متعلق جب یہودی اپنے لعنتی منصوبوں سے لعنتی موت کے مکروہ اور بدنما داغ سے داغدار بنانے کی کوششوں میں تھے کون جانتا تھا کہ حضرت مسیح کے نام لیوا زمینی بادشاہتوں پر غالب آجائیں گے اور حضرت مسیح جنہیں یہود نبی اور رسول ماننے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ قوموں کی قومیں شاہانہ غلبہ کے ساتھ خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے کر خدا کے تخت الوہیت پر بٹھانے والی ہوں گی آج کی جنگیں بھی جن میں قومیں قوموں پر اور بادشاہتیں بادشاہتوں پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح کی آمد ثانی کے جلالی نشانوں میں سے انجیل میں بطور پیشگوئی ذکر کی گئی ہیں۔

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ان جنگوں سے پہلے حضرت مسیح اپنی دوبارہ آمد میں اسی رنگ میں ظاہر ہوئے جس رنگ میں ایلیا نبی یوحنا نبی کی شکل وصورت میں ظاہر ہوا تھا۔ اور یوحنا نبی ہی ایلیا قرار پایا تھا۔ جسے آج تک کے سب مسیحی اور مسلمان قبول کرتے آئے۔ پس مسیح کی آمد ثانی بھی اسی رنگ میں وقوع میں آئی۔ کیونکہ اس نے کہا تھا۔ کہ پھر تم مجھے نہیں دیکھو گے۔ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ پس اس میں صاف طور پر حضرت مسیح نے اپنی آمد ثانی کو اپنے مثیل کے ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور وہ حضرت احمد نبی اللہ قادیانی ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کے لئے مسیح محمدی بھی ہیں۔ ان کا ظہور بھی مسیح کی آمد اول کے طرز پر ہوا۔ جبکہ ایمان ثریا پر چلا گیا تھا۔ اور خدا کے آگے حقیقی سجدہ کرنے والے دنیا سے مٹ چکے تھے۔ اور وہ جبیں جو سجدہ کے لئے کبھی خدا کے آگے جھکتی تھیں۔ عقائد فاسدہ اور اعمال کی خرابی سے شیطان کے آگے جھک گئی تھیں اس وقت مسیح محمدی نے دنیا میں منادی کی کہ مسیح موعود آگیا۔ جس کا سجدہ صرف ایک خدا کے لئے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ الفاظ کہ تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا ومافیھا میں مسیح موعود کے زمانہ میں خدا کے آگے ایک سجدہ کو دنیا ومافیہا سے بہتر اور بڑھ کر قرار دے رہے ہیں۔ اور یہ پیشگوئی تھی جو مسیح کی آمد ثانی کے وقت پوری ہوئی۔ کہ شیطان کے حملوں اور اس کی آزمائش کے مختلف مواقع پر مسیح شیطان پر غالب آیا۔ اس نے اپنی قوت قدسیہ اور جذبۂ سجادیہ کے ساتھ خدا کی ملکوتی نصرتوں سے سعید روحوں کو آسمانی بادشاہت میں داخل کیا۔ اور اب تک لاکھوں انسان داخل ہو چکے ہیں۔

روحانی ٹیکہ

جب دنیا طاعون کے عذاب اور اس کے پیہم حملوں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہوئے ہلاک ہونے لگی۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی امن بخش تعلیم سے آسمانی ٹیکہ کا ایک نمونہ پیش کیا۔ اور فرمایا کہ روحانی ٹیکہ جو میری تعلیم کے قبول کرنے سے باعث امن ثابت ہوگا۔ اور دنیوی ٹیکوں کے بالمقابل زیادہ امن بخش اور موجب حفاظت ہوگا۔ میری صداقت کے معجزانہ نشانوں سے ایک کھلا نشان ہے۔ چنانچہ لاکھوں انسان جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۹۹ فی صدی سے کچھ زیادہ ہی طاعون کے عذاب سے محفوظ رہے۔ اور خدا کا یہ کھلا کھلا معجزہ سلامتی اور امن کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے ظاہر ہوا۔

موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئی

پھر آپ نے موجودہ جنگوں کی پیشگوئی فرمائی۔ اور نقشہ کھینچ کر بتلا دیا۔ کہ عالمگیر جنگ ہوگی۔ جو ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ چنانچہ جلال سے بھری ہوئی آواز سے مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں۔ سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے" (حقیقۃ الوحی ص۲۵۷)

نیز فرمایا:۔ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(از نظم حضرت مسیح موعودؑ)

مگر جو آئیں۔ اور انکار اور مخالفت پر ضد۔ اور اصرار کریں۔ ان کی نسبت فرمایا ؎

واعطیت آیاتی فلا تقبلونھا
فلا تلطخوا ارضی بالموت طھرا

(اعجاز احمدی)

یعنی میں نے تمہیں نشانوں پر نشان دیئے۔ جو ایک قابلِ قدر عطیہ تھا۔ لیکن تم لوگوں نے قبول نہ کیا۔ اور رد کر دیا۔ اب میری زمین کو گناہوں سے آلودہ مت کرو۔ اور موت کے ذریعہ اسے پاک کر دو۔

خدا تعالےٰ کے زور آور حملے

خدا تعالےٰ نے اپنی ابتدائی وحی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل کی۔ فرمایا:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

اس میں دنیا بھر کے لئے نذیر کا لفظ اور زور آور حملوں کا فقرہ ایک اجمالی کلام ہے۔ جس کی تفصیل خدا کی طرف سے بعد کی وحیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں اور تقریروں۔ اور خدا کے فعلوں سے اب تک ہوئی۔ اور آئندہ ہوتی چلی جائے گی۔

طاعون کا عذاب طوفان ہائے باد و باراں۔ خوفناک قحط۔ زلزلے۔ اور جنگیں کیا ہیں۔ یہ سب خدا کے زور آور حملوں کا ایک سلسلہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے منادی کے بعد حجت قائم کے ساتھ شروع ہو کر اب تک چلا جا رہا ہے۔ اور ہر بعد کا آنے والا عذاب پہلے سے اپنی نوعیت شدت۔ غلظت۔ اور تباہی میں بڑھ کر ہوتا ہے۔ اگر دنیا سوچتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حداقت معلوم کرنا۔ اور آپ کے ذریعے آپ کی تعلیم کی برکات سے امن اور سلامتی کے نشانات کا مشاہدہ کرنا کوئی مشکل بات نہ تھی۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ خدا کے ان زور آور حملوں کا سلسلہ جب تک اصل مقصد بطور نتیجہ کے ظاہر نہ ہوگا بند نہیں ہوگا۔ بلکہ ڈر ہے۔ کہ خدا کی یہ چکی اگر چلتی رہی۔ تو "چاہوں تو اس دن خاتمہ" کی وحی کے مطابق کہیں دنیا کا ہی خاتمہ نہ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی کے ص۲۵۶ پر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے۔ اور کچھ زمین سے۔ اور یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت۔ اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنّا معذّبین حتی نبعث رسولا۔ اور وہ توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا!"

پس آج دنیا کے لئے امن اور سلامتی کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے آپ کی تعلیم پر عمل کرنا باعث سعادت سمجھیں۔ اس میں تمام حکومتوں کے لئے۔ اور تمام قوموں کے لئے بہتری اور امن و سلامتی ہے جس طرح طاعون سے بچنے کے لئے آپ کے گھر کی چار دیواری نوح نبی کی کشتی کی طرح امن اور سلامتی کا ذریعہ بنائی گئی۔ اسی طرح حضور کے روحانی گھر کی چار دیواری تمام دنیا کو عذابوں سے بچانے کیلئے سلامتی کا نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ اس بات کی دلیل کہ فی الوقعہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے۔ یہ ہے۔ کہ تمام عذابوں سے قوموں اور حکومتوں کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور پہونچے گا۔ لیکن انہی عذابوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ کو ترقی ہو رہی ہے۔ اور حفاظت کا اعجازی برکتوں کے ساتھ فائدہ پہونچ رہا ہے۔ اور باوجود ظاہری بے کسی اور بے سروسامانی کے معجزانہ تحدی کے ساتھ یہ کامیابیاں۔ اور ترقیاں ایک غور کرنے والے قلب کے لئے کافی اور معقول دلیل ہے۔ مبارک ہے وہ جو فائدہ اٹھائے۔

حضرت مسیح پاک اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں۔ ؎

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اس زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن

صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

خاکسار ابوالبرکات غلام رسول۔ راجیکی

غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں

پیغام صلح ۱۷ اپریل ۱۹۴۱ء میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی طرف یہ بات منسوب کر کے۔ کہ انہوں نے لنڈن میں عثمانی امام خیرالدین صاحب آفندی کی اقتدا میں نماز جمعہ پڑھی۔ جناب چوہدری صاحب سے شہادت طلب کی تھی کہ وہ صحیح واقعات پر روشنی ڈالیں۔ یہ پرچہ جب وقت جناب چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اسی وقت آپ نے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو ایک رجسٹری خط لکھا۔ جس میں واقعات کی روشنی پر جہاں یہ ثابت کیا۔ کہ انہوں نے کبھی کسی غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھی وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل وسیع ارشادات سے ثابت کیا۔ کہ غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا قطعاً ناجائز ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

(۱) "یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی طرح حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنے جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوئے اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں"

(حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸)

(۲) پھر حضور اس سوال کے جواب میں۔ کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ فرماتے ہیں "پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو۔ پھر اگر وہ تصدیق کرے تو بہتر۔ ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اور اگر وہ خاموش رہے نہ تصدیق کرے۔ نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

پیغام صلح کی جرح

پیغام صلح کو تحفہ گولڑویہ کے حوالہ پر تو کوئی جرح نہیں سوجھی۔ کیونکہ فتوے کے الفاظ سے یہ امر صریحاً ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو نماز اور دیگر عبادات میں غیر احمدیوں سے بکلی انقطاع اختیار کرنا چاہیئے۔

البتہ دوسرے حوالہ کو بزعم خویش اپنے حق میں سمجھ کر لکھا ہے:۔ "معلوم نہیں چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد سے یہ کس طرح نکال لیا۔ کہ ہر حالت میں کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز ناجائز ہے "اگر وہ تصدیق کرے تو بہتر" کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ ایک غیر احمدی امام کی محض تصدیق بھی اس کے پیچھے نماز کو جائز ٹھہرا دیتی ہے"

(پیغام صلح ۷ مئی ۱۹۴۱ء)

کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں

معلوم نہیں پیغام صلح نے ایسے واضح فتووں کی موجودگی میں غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا کیونکر جائز تسلیم کر لیا ہے۔ حالانکہ پہلا فتویٰ الہامی ہے۔ جس میں خدا نے مکفر۔ مکذب۔ اور متردد کے پیچھے نماز کو قطعاً حرام قرار دے کر صرف ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے جو احمدیوں میں سے ہو۔ اور اس فتوے اور حدیث مشار الیہ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو حبط عمل قرار دیا ہے۔ اور دوسرے مدعیان اسلام سے نماز وغیرہ اہم امور میں بکلی قطع تعلق کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ پس جس مصدق کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت کا ذکر دوسرے فتویٰ میں ہے وہ وہی ہوسکتا ہے جو ہم میں سے ہو یعنے احمدیت کو قبول کرے۔ نہ ایسا مصدق جو غیر احمدی ہو۔ اور جس قسم کے غیر احمدی مصدق کا وجود پیغام صلح نے تسلیم کر کے اس کے پیچھے نماز کے جواز کا فتویٰ دیا ہے پہلے الہامی فتویٰ کے رو سے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی ایسے مصدق کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ جب تک کہ وہ ہم میں سے نہ ہو جائے۔ ورنہ اس کی اقتدا حبط عمل کا موجب ہو گی۔ اور زیر بحث فتویٰ میں بھی ایسا قوی قرینہ موجود ہے۔ جس کی رو سے ایسے ہی مصدق کے پیچھے نماز کے جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ جو ہم میں سے ہو کیونکہ حضور فرماتے ہیں "اگر وہ خاموش رہے۔ نہ تصدیق کرے نہ تکذیب۔ تو وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو" پس احمدیوں کی امامت کا حق اسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے جو احمدیت کا مصدق باین معنی ہو۔ کہ اس میں کوئی شائبہ نفاق کا ہرگز نہ پایا جائے۔ اور یہ احمدی ہی ہو سکتا ہے ایسے مصدق کو پیغام صلح کا غیر احمدی قرار دینا کم از کم ہماری سمجھ سے بالا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فتویٰ میں جس رنگ کی تصدیق کرنے والے کو کافر لکھا ہے وہ اسی رنگ کا مصدق ہے جس کو پیغام صلح بھی غیر احمدی قرار دیتا ہے۔ ورنہ جس کی تصدیق علی الاعلان اور حتمی طور پر ثابت ہو اور وہ اضطراراً بیعت نہ کر سکا ہو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ایسے شخص کو ہرگز کافر نہیں سمجھتے بلکہ ایسا شخص حکماً بیعت میں ہی سمجھا جائے گا۔ گو ہم اس کو امام الصلوٰۃ نہیں بنائیں گے جب تک وہ حاضر الوقت امام کی رسمی بیعت نہ کر لے کیونکہ بہر حال بیعت کنندہ کو غیر بیعت کنندہ پر ایک تفوق حاصل ہے جسکو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بیعت کے ضروری ہونے کا فتویٰ ایک کلیہ قاعدہ کی صورت میں ہے جس کی موجودگی میں بعض استثنائی صورتوں کا تسلیم کرنا ہمیشہ جائز ہوتا ہے۔ اس اصول کو غیر مبایعین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی ۱۲ مئی ۱۹۴۱ء کے پیغام میں جنازہ کی بحث میں اس عام اصول کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"کسی اکثریہ قاعدہ کو بیان کرتے ہوئے مستثنیات کا ذکر نہ کرنا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ قائل مستثنیات کا منکر ہے۔ مثلاً میں کہتا ہوں انسان گنہگار ہے۔ اب اگر اس فقرہ کی عمومیت کو لیکر کوئی یہ نتیجہ نکالے کہ دیکھو یہ شخص عصمت انبیاء کا منکر ہے۔ تو ہم یہی کہیں گے سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست"

عجیب بات ہے کہ جب اپنے اوپر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ تو غیر مبایعین فوراً لکھ دیتے ہیں "کسی اکثریہ قاعدہ کو بیان کرتے ہوئے مستثنیات کا ذکر نہ کرنا ثابت نہیں کرتا۔ کہ قائل مستثنیات کا منکر ہے" لیکن جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کسی فتویٰ کا ذکر ہو۔ تو اس اصول کو بالکل بھول جاتے ہیں۔

تعلیق بالمحال

پیغام صلح میں غیر احمدیوں کے جنازہ کے جواز میں ایک حوالہ بلوچستان کے کسی شخص کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ مگر اس کا عکس شائع نہیں کیا گیا۔ اگر اس فتویٰ کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے سمجھے جائیں۔ تو اس فتویٰ میں صرف تعلیق بالمحال کے اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ کوئی شخص اب نہیں پایا جا سکتا۔ جو مکفرین مسیح موعود کے خلاف اشتہار دیکر مکفرین کے پیرووں کے گروہ سے اپنے تئیں نکال لے اور پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدق نہ ہو۔ ایسا شخص اب تک تو دیکھنے میں نہیں آیا۔ غیر مبایعین نے اگر کہیں چھپا رکھا ہو۔ تو اسے پیش کریں۔

پس ظاہر ہے کہ یہ فتویٰ تعلیق بالمحال کے طور پر ہی دیا گیا ہے تا ایسے لوگوں کو ملزم کیا جائے۔ جو چاہتے ہیں کہ احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں اگر غیر مبایعین اس فتویٰ کو تعلیق بالمحال کی صورت میں نہ مانیں۔ تو پہلے دونوں فتووں میں اور اس فتویٰ میں تطبیق دے کر دکھلائیں۔ ہم تو بہر حال متشابہات کو محکمات کے تابع رکھنے کے اصول کو ترک نہیں کر سکتے۔ ورنہ ایمان ہی اٹھ جائے پس وہ الہامی فتویٰ جو نص صریح اور از قبیل محکمات ہے۔ اس کی روشنی میں بلوچستان سے متعلقہ فتوے کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا متعلقہ فتویٰ تسلیم کیا جائے

تو اسے صرف تعلیق بالمحال کی صورت میں ہی مانا جاسکتا ہے۔ ورنہ غیر مبایعین کی تشریح کے مطابق اس فتوے کو پہلے خدائی فتووں سے متضاد تسلیم کرنا پڑیگا۔ اور غالباً زیر بحث فتووں میں تضاد خود غیر مبایعین بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

تعلیق بالمحال کا مطلب

ہماری وجہ تطبیق پر پیغام کو صرف یہ اعتراض ہے۔ کہ "ایسا خیال کرنا حضرت مسیح موعود کی تحقیر ہے۔ گویا آپ کہتے کچھ تھے۔ اور دلی منشاء کچھ اور ہوتا تھا" لیکن تعلیق بالمحال کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان کا ظاہر باطن یکساں نہ ہو۔ یہ ایک معروف طریق کلام اور ذریعہ اظہار خیالات ہے۔ کہ ایک محال امر کو فرض کرکے نصیحت کا رنگ اختیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آیت افان مات او قتل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کو جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک واللہ یعصمک من الناس کی مبرم تقدیر کی وجہ سے محال تھا ممکن فرض کرکے مسلمانوں کو ارتداد سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح قل ان کان للرحمان ولد فانا اول العابدین کی آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کہلایا۔ کہ اگر خدا کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں اس کی عبادت کرنے والوں میں سے پہلا عابد ہوتا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ خدا کا کوئی بیٹا ہوسکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی غیر اللہ کی عبادت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرسکتے تھے۔ مگر اس مقصود کو ادا کرنے کے لئے ظاہری الفاظ میں وہی رنگ اختیار کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے میں پایا جاتا ہے۔ یعنی نہ کوئی ایسا اشتہار دینے والا غیر احمدی مل سکتا ہے۔ اور نہ اس کے پیچھے نماز جائز ہوسکتی ہے۔ ان معنوں پر زبردست قرینہ یہ ہے کہ جس طرح قرآن شریف کی دونوں آیتوں میں "ان" کا لفظ لاکر جملہ شرطیہ استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے "اگر" کا لفظ لاکر جملہ شرطیہ کی صورت میں تعلیق بالمحال کے طور پر ایسا فتوےٰ دیا ہے۔

پس اگر غیر مبایعین کو ہماری وجہ تطبیق منظور نہ ہو۔ اور اب بھی وہ اپنے خیال پر مصر ہوں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ ہر سہ حوالجات میں تطبیق دے کر اپنی پوزیشن صاف کریں۔

چند مطالبات

مندرجہ بالا مطالبہ کے علاوہ ذیل کے چند مطالبات بھی پیش کئے جاتے ہیں:۔

اول۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی فتوے میں "تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو" کے الفاظ سے کون مراد ہے؟ احمدی یا غیر احمدی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگے فرماتے ہیں:۔ "تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوےٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا"۔ ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر جواب دیا جائے

دوم۔ جب پیغام نے ایسے مصدقین بھی تسلیم کر لئے جو مصدق ہوتے ہوئے بھی غیر احمدی ہوتے ہیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اگر بعض ایسے مصدقین کو غیر احمدیوں کے حکم میں رکھ کر کافر قرار دیا۔ تو یہ امر کیوں قابل اعتراض ہے؟

سوم۔ کیا آپ لوگوں کے نزدیک ایسا مصدق احمدیت بھی ہوسکتا ہے۔ جسے اس کی تصدیق احمدیت غیر احمدیت کے دائرہ سے نکال کر "ہم میں سے ہو" کے دائرہ میں داخل کرے۔ ایسے مصدق کے وجود کے اگر آپ لوگ قائل ہیں تو اس کا پتہ بتائیں؟

چہارم۔ جنازہ کے فتوے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شرط لگائی ہے۔ کہ امام بہرحال احمدی ہونا چاہیئے۔ (دیکھو الرد و تکفیر اہل قبلہ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب)

پس جب غیر احمدی امام کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرض کفایہ ادا کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ تو پھر کوئی عقل سلیم اس امر کو کیسے باور کرسکتی ہے۔ کہ حضور نے پنجوقتہ نمازیں جو فرض عین ہیں۔ اور جن کی اہمیت فرض عین ہونے کے لحاظ سے نماز جنازہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھنے کی اجازت دے دی پیغام صلح کا فرض ہے کہ وہ بتائے کیوں فرض عین اور فرض کفایہ کے لئے امام کے بارہ میں اس کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوےٰ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ کہ فرض کفایہ میں تو احمدی امام کا ہونا لازمی قرار دیا مگر فرض عین میں بقول پیغام صلح غیر احمدی امام کی اقتدا کو جائز ٹھہرایا۔

پنجم۔ کیا غیر مبایعین اس وقت کوئی ایک شخص بھی ایسا پیش کرسکتے ہیں جس نے غیر احمدی مکفرین مسیح موعود کی نام بنام تکفیر کا اشتہار دیا ہو۔ وہ آپ کے کھلے کھلے معجزات کا منکر نہ ہو۔ اور اس میں نفاق کا کوئی شائبہ بھی متصور نہ ہوسکے۔

خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"علیہ الصلوٰۃ والسلام" ایک مقدس دعا ہے۔ جو انبیائے کرام کا نام لینے کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے۔ گو مطلب اور مفہوم کے لحاظ سے عام بزرگان امت کے لئے بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن تیرہ سو سال میں یہ دعائیہ کلمہ اسلام میں کبھی کسی بڑے سے بڑے عالم اور بزرگ کے لئے استعمال نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ انبیائے کرام کی ذات کے ساتھ ہی مخصوص چلا آتا ہے۔ صرف شیعہ حضرات نے یہ کلمہ حضرت علی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے لئے استعمال کیا۔ لیکن وہ بھی اس لئے کہ ان کی عقیدت و محبت ان بزرگان کے متعلق اس درجہ بڑھی ہوئی ہے۔ کہ وہ انہیں نبوت تو کجا الوہیت کا مقام دینا چاہتے ہیں۔ بہر کیف یہ امر مسلم و محقق ہے۔ کہ اہل تشیع کے سوا باقی تمام فرقہ ہائے اسلام میں "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کی دعا صرف اور صرف انبیاء علیہم السلام کے لئے مخصوص سمجھی جاتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح "صلے اللہ علیہ وسلم" کی دعا حضور سرور کائنات علیہ السلام کے لئے خاص کردی گئی ہے۔ الحکم۔ بدر۔ ریویو کے فائل اس امر کے گواہ ہیں۔ کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کی حیات طیبہ میں حضور کے لئے جماعت احمدیہ ہمیشہ "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے لفظ استعمال کرتی تھی۔ اور اس کثرت و تواتر کے ساتھ استعمال کرتی رہی۔ کہ بہت شاذ کے طور پر اس دعا کے بغیر حضور کے اسم گرامی کا ذکر کیا جاتا۔ یہ امر اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول اور سمجھتی رہی۔ بالکل ویسا ہی نبی اور رسول رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے مبعوث ہوتے رہے۔

یہ ایک عجیب بات آپ کو غیر مبایعین لٹریچر میں نظر آئیگی۔ کہ آغاز اختلاف کے بڑے التزام کے ساتھ انہوں نے حضرت کیلئے علیہ السلام کا لفظ استعمال کرنے سے گریز شروع کردیا۔ پیغام صلح کے ۲۵ کے فائل ہمارے اس دعوے کا ثبوت ہیں۔ حال ہی میں پیغام کا تازہ مسیح موعود نمبر دیکھا۔ سوائے دو تین جگہوں کے جہاں غیر ارادی طور پر یہ الفاظ قلم سے نکل گئے۔ باقی سب جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر "حضرت مرزا صاحب" "مسیح" یا "بانی سلسلہ" وغیرہ الفاظ سے کیا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل مولوی محمد علی صاحب کے لئے ہر جگہ "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ غیر مبایعین کی یہ روش اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود فی الواقع نبی تھے۔ اور غیر مبایعین نے حضور علیہ السلام کے متعلق اپنے عقیدے میں تبدیلی کرلی ہے۔ اگر ہمارا یہ خیال غلط ہے تو کیا غیر مبایعین مندرجہ ذیل امور کا جواب مرحمت فرماسکتے ہیں۔

(۱) کیا یہ صحیح نہیں کہ اہل تشیع کے سوا تیرہ سو سال سے تمام امت اسلامیہ کا یہ مسلک بلا اجماع چلا آتا ہے کہ کسی غیر نبی کے لئے "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے الفاظ کبھی استعمال نہیں کئے گئے۔

(۲) اگر یہ صحیح ہے تو کیا غیر مبایعین بتاسکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ

غلام احمد صاحب فرخ مبلغ لکھتے ۱۴ ہجرت تا ۲۳ ہجرت پانچ مقامات کیا ۲۸۰ افراد کو تبلیغ احمدیت کی۔ دیا۔ اور قرآن مجید کا درس بھی دیا۔ نصرت آباد میں بعض معززین حق پہنچایا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ دیا۔

لاہور چھاؤنی

شفیع صاحب سیکرٹری توپ خانہ لاہور چھاؤنی لکھتے ہیں۔ کہ ۲۶ مئی شاندار جلسہ ہؤا۔ جس میں گیانی حسین صاحب اور شیخ عبدالقادر صاحب تقریریں کیں۔ گیانی صاحب کی تقریر کا قرآن شریف اور گرنتھ صاحب تھا۔ نے ان کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ خواہش ظاہر کی کہ ہمارے دیوان میں رجون کو ہونے والا ہے۔ شمولیت تیار کریں۔

شاہدرہ

دین صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں جماعت احمدیہ شاہدرہ نے ۲۵ ہجرت کو سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جس کے تین اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس زیر صدارت چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور منعقد ہؤا۔ جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے خلافت راشدہ پر گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ دھرم اور اسلام پر اور آیت خاتم النبیین کی تشریح ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے تقریر کی۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت ملک عبدالرحمن صاحب خادم شروع ہؤا۔ خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب نے ہستی باری تعالیٰ از روئے سائنس اور علوم جدیدہ پر۔ مولوی عبدالقادر صاحب نے عروج احمدیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی اجلاس میں سکھ احباب بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ آخری تقریر چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں کے موضوع پر کی۔ تیسرا اجلاس شام کو زیر صدارت مولوی ابوالعطاء صاحب شروع ہؤا۔ جس میں پہلے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ تقریر جو حضور نے عراق کے متعلق براڈ کاسٹ فرمائی۔ سنی گئی۔ جس کا انتظام جلسہ گاہ میں ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر لگا کر کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں ہندو۔ سکھ اور غیر احمدی احباب بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قاضی محمد بشیر صاحب نے "حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا کیا نقصان پہنچایا" پر تقریر کی۔ "احمدیت حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریر کی۔ "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کے جوابات" پر ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے تقریر کی۔ اختتام پر سوالات کے لئے وقت دیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ البتہ غیر احمدیوں نے ہمارے جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کے لئے اپنا الگ اڈہ جما لیا۔ مگر اس کا اثر الٹا ان کے خلاف ہی پڑا۔ اور لوگ ہمارے جلسہ میں کثرت سے شامل ہوئے۔ انہوں نے پھر چند آدمی شور ڈالنے کے لئے ہمارے جلسہ میں بھیجے۔ مگر اس میں بھی ان کو ناکامی ہوئی۔ بعض شریروں نے لاؤڈ سپیکر کی تار کاٹ دی۔ مگر اس میں بھی ان کو ناکامی ہوئی۔ کیونکہ ہم نے چند منٹ میں ہی اس کا کنکشن درست کر لیا۔ اس کام میں خدام الاحمدیہ نے بہت سرگرمی سے حصہ لیا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ نہایت شاندار طریق پر انجام پذیر ہؤا۔

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

مولوی محمد احمد صاحب نے ۱۹ اپریل تا ۲۴ ... بھی پار بہات کا دورہ کیا۔ ۳ لیکچر دیئے۔ جن میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد اور اختلافی مسائل پر روشنی ڈالی۔ قرآن مجید کا درس دیا۔ ایک شخص بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہؤا۔ ان کے علاوہ جماعتوں میں تربیتی لیکچر بھی دیئے۔ (ناظم نشر و اشاعت)

نومبائعین سے رشتہ وناطہ کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تبلیغی جماعتوں میں ہر آنے والے کے متعلق چونکہ حسن ظنی سے کام لیا جاتا ہے۔ اسلئے جماعت احمدیہ کے احباب کے پاس بھی جب کوئی شخص طالب حق ہو کر آتا ہے۔ تو وہ اُسے تبلیغ کرتے اور اسلامی اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ اور اگر وہ ظاہر کرے کہ اس کی تسلی ہو گئی ہے۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ تو اس کی بیعت کروا دی جاتی ہے۔ چونکہ بعض لوگ کسی خاص لالچ یا ذاتی فائدہ کے لئے بھی سلسلۂ بیعت میں منسلک ہو جاتے تھے۔ اس لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فیصلہ فرمایا۔ جو قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ کی دفعہ ۸۳۵/ج میں یوں درج ہے:۔

"چونکہ بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ کسی احمدی لڑکی کا رشتہ لینے کی خاطر احمدی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کسی نو احمدی کو اس کی تاریخ بیعت سے ایک سال تک کسی احمدی لڑکی کا رشتہ مرکز کی اجازت کے بغیر نہ دیا جائے۔ اور جس شخص کے متعلق یہ ثابت ہو۔ کہ وہ رشتہ کی خاطر احمدی ہؤا ہے۔ اُسے کسی وقت بھی احمدی لڑکی کا رشتہ نہیں دیا جائیگا۔ تاوقتیکہ مرکز کو تسلی نہ ہو جائے کہ اب وہ مخلص احمدی ہے۔ ایسی اجازت نظارت تعلیم کے واسطہ سے حاصل کی جائیگی۔" (ص ۲۳۶)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ بالکل واضح ہے۔ اور کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس سلسلہ میں جہاں یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے اصول کے لحاظ سے بجز پختہ احمدی کے۔ احمدی لڑکی کا رشتہ نہیں ہو سکتا۔ وہاں اس بات کا بھی رد ہوتا ہے۔ جو بعض احمق اور معاندین سلسلہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی رشتہ دیکر بھی احمدی بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ مندرجہ فیصلہ کی رو سے غیر احمدی کو لڑکی دینا تو درکنار نو مبائع احمدی سے بھی بغیر آزمائش اور امتحان کے رشتہ کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ درحقیقت ایسی باتیں انہی لوگوں کی طرف سے سرزد ہوتی ہیں۔ جو یا تو سلسلہ کی تعلیم سے ناواقف ہوتے ہیں۔ یا تعصب اور کینہ سے پُر ہوتے ہیں۔ ورنہ کون نہیں جانتا۔ کہ اسلام اور احمدیت کی رُو سے لالچ یا ذاتی اغراض اور منفعت کا چکمہ دے کر کسی کو مذہب میں داخل کرنا درست طریق نہیں۔

باوجود اس واضح فیصلہ کے گاہے گاہے جماعتوں کی طرف سے محکمہ متعلقہ کو رپورٹ آتی ہے۔ کہ فلاں شخص نے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کی۔ پس مندرجہ فیصلہ کو بدیں غرض شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت کے سب احباب اس سے واقف ہو جائیں۔ اور اپنے عمل کو اس کے مطابق بنائیں۔ جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کا بار بار اعلان کر کے احباب کے ذہن نشین کرا دیں۔ تاکہ اوّل تو خلاف ورزی ہی نہ ہو۔ اور اگر کوئی کرے تو عدم علم کا عذر نہ ہو سکے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ فیصلہ خبیث اور طیّب میں فرق کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مگر بعض لوگ اس پر کما حقہٗ عمل نہیں کرتے۔ اور بیعت کرا کر رشتہ دینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ خلاف ورزی کی صورت میں صرف ایک فریق کی ہی نہیں بلکہ دونوں فریق کی مذہبی کمزوری کا ظاہر ہوتی ہے۔ لڑکی والوں کی تو اسطرح کہ انہوں نے اصول سلسلہ کی پروا نہ کرتے ہوئے نو مبائع سے لڑکی کی نسبت کر دی۔ اگر وہ مخلص اور سچے احمدی ہوتے۔ تو یہ کمزوری اُن سے نہ سرزد ہوتی۔ اور نو مبائع کی اس طرح کہ اس نے رشتہ قبول کر لیا۔ حالانکہ اُسے سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ جس طرح لڑکی والوں کا فرض ہے۔ کہ احمدی ہوتے ہوئے اصول سلسلہ کی پابندی کریں۔ اسی طرح ...

جماعت احمدیہ کے گذشتہ ہفتہ کے اہم واقعات

(۱)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس ہفتہ عام طور پر ناساز رہی۔ گذشتہ جمعہ کو جب حضور خطبہ پڑھانے کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے۔ تو ضعف دل کی اسقدر تکلیف ہوئی کہ حضور بیٹھ گئے۔ اور سات آٹھ منٹ تک بیٹھے رہے۔ اس دوران میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے دوائی پلائی۔ اور جب تکلیف کچھ کم ہوئی۔ تو حضور نے کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ پڑھا۔ اس کے بعد حضور کو کئی دن تک حرارت کی شکایت رہی۔ اب بھی حضور کو پورے طور پر آرام نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اس ہفتہ صرف ایک دن بخار کی تکلیف رہی۔ حضرت ممدوحہ اس ہفتہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی عیادت کے لئے امرتسر تشریف لے گئیں اور دوسرے دن واپس آگئیں۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کو بخار اور پسلیوں میں درد کی تکلیف رہی حرم ثانی کو بھی ۱۰۲ درجہ کا بخار ہو گیا۔ اب خدا کے فضل سے انہیں افاقہ ہے۔

سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ مغفورہ کے بطن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے ہاں اس ہفتہ دختر تولد ہوئی اس خوشی میں مقامی دفاتر اور مدارس میں تعطیل کی گئی۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالٰے مولودہ کو تمام خاندان کے لئے مبارک کرے

(۲)

فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے ۳۱ مئی ۶ بجے شام تک تحریک جدید کا چندہ مرکز میں سو فیصدی ادا کر دینے والے اصحاب کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے حضور اسی تاریخ کو ۱۰ بجے شب دعا کے لئے پیش کئے۔

(۳)

اس ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تیرھواں وقار عمل منایا گیا مقام عمل ریلوے روڈ میک ورکس سے لے کر چوک منڈی تک تھی۔ سوا چھ بجے صبح کام شروع ہوا۔ جو سوا تین گھنٹے جاری رہا۔ ۱۵۰۰ فٹ لمبی نالی بنائی گئی اور ۳۵۰۰ مکعب فٹ مٹی سڑک پر ڈالی گئی۔ بزرگان سلسلہ میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب اور ناظر صاحبان بھی شریک تھے۔ ساڑھے نو بجے بعد دعا کام ختم ہوا۔

(۴)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے آل انڈیا ریڈیو لاہور سے عراق کے حالات پر جو تقریر براڈکاسٹ فرمائی تھی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے معزز معاصر "ریاست" (۲ جون) نے لکھا ہے "قادیان کی احمدی جماعت کے پیشوا کی اخلاقی جرأت آپ کا بلند کریکٹر۔ اور آپ کی صاف بیانی مسرت اور دلچسپی کے ساتھ محسوس کی جائے گی جس کا اظہار آپ نے پچھلے ہفتہ اپنی ریڈیو کی ایک تقریر میں کیا...... عربی کا ایک مقولہ ہے افضل الجہاد اعلاء کلمۃ الحق یعنی سب سے بڑا جہاد حق و صداقت کی آواز پیدا کرنا ہے۔ عربی کے اس مقولہ کے مطابق احمدیوں کے پیشوا کی جرأت اور حق پرستی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ کیونکہ ہم رشید علی کو گالیاں دیکر اور غدار کہہ کر نہ تو اپنے اخلاق کی بلندی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور نہ ہی برطانیہ کی کوئی خدمت ہے۔ ہم برطانیہ کے ہزار وفاشعار ہوں۔ ہم رشید علی۔ ہٹلر اور مسولینی کو اپنا دشمن سمجھیں۔ اور ان لوگوں کا برطانیہ کے خلاف جنگ کرنا اہم ترین غلطی قرار دیں۔ مگر ان لوگوں کو جو غلطی یا راستی سے اپنے ملک کے لئے لڑ رہے ہوں غدار کہنا اپنے موہنہ کو گندہ کرنا ہے۔

(۵)

ناظر صاحب امور عامہ نے اعلان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مردم شماری کے لئے احمدی جماعتوں کو فارم بھجوائے گئے تھے۔ مگر تا حال بہت سی جماعتوں نے فارم بعد تکمیل واپس نہیں کئے۔ اب پندرہ دن کے اندر اندر ایسی تمام جماعتیں فارم مکمل کر کے بھجوا دیں۔

(۶)

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلٰے نے ایک اعلان میں زمیندار احباب کو تحریک کی ہے کہ وہ تھوڑی بہت زرعی اراضی نواح قادیان میں خرید کر اپنے خاندانوں کی ایک شاخ اس علاقہ میں ضرور آباد کریں۔ تا کہ تمام خاندان احمدیت کی برکات سے متمتع ہو سکے۔ وہ فرماتے ہیں قادیان کی موجودہ آبادی زیادہ تر سرکاری پنشنرز اور دوکانداروں کی ہے۔ یا وہ لوگ ہیں جو صدر انجمن احمدیہ کے کارکن ہیں۔ زمینداروں کی آبادی بہت کم ہے اور چونکہ زمیندار احباب ہجرت کے ثواب اور قادیان کی مقدس بستی کی ترقی میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم ہیں اس لئے انہیں اس علاقہ میں تھوڑی بہت اراضی زرعی ضرور خرید لینی چاہیئے۔ اس بارہ میں خواہشمند دوستوں کو جناب چوہدری صاحب موصوف کے ساتھ خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ یہ کام دفتر مقامی تبلیغ کے ماتحت ہوگا۔ اور اس پر کوئی کمیشن وغیرہ نہیں لیا جائیگا۔

(۷)

انچارج صاحب تحریک جدید نے اعلان کیا ہے کہ دفتر تحریک جدید نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ کے علمی لیکچروں میں سے دو اہم لیکچر بعنوان "سیر روحانی" اور "انقلاب حقیقی" شائع کئے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ انقلاب حقیقی کی قیمت ۶/ اور سیر روحانی غیر مجلد کی ۷/ آنے اور مجلد کی ۱۰/ آنے ہے احباب کو یہ بے بہا اور معارف سے پر لیکچر دفتر تحریک جدید سے جلد خرید لینے چاہئیں۔

(۸)

اس ہفتہ روزانہ الفضل میں جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے حسب ذیل مضامین شائع کئے گئے (۱) ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) عبادات الٰہیہ کی غرض مدنظر رہے (۳) دنیاوی علوم کی طرح دین میں بھی اپنے جانشین قائم کرنے چاہئیں۔ گذشتہ ہفتوں میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک عالمانہ مضمون علم اکسیر اور علم کیمیا کے ایک تاریک پہلو کے متعلق کئی اقساط میں شائع کیا گیا۔ اب اس کا روشن پہلو اخبار میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(۹)

گذشتہ فروری کی ۷ تاریخ کو ہبوّرا (مشرقی افریقہ) کے احمدیوں پر مخالفین نے حملہ کر کے تین معمر احمدیوں کو جن میں سے ایک کی عمر ۷۲ سال تھی شدید زدوکوب کیا تھا۔ اور ایک احمدی کے ناک پر ضرب شدید لگائی تھی۔ ایک اور ہندوستانی احمدی کو مجروح کیا۔ مسجد احمدیہ کے بنیادی پتھر اکھاڑ پھینکے اور بنیادیں پر کرنے کی کوشش کی۔ ایک احمدی کے ہوسٹل کا سائن بورڈ توڑ پھوڑ دیا۔ ایک اور احمدی کے مکان میں داخل ہو گئے۔ اور اسے نقصان پہونچایا۔ غرض ان لوگوں نے بہت اودھم مچایا۔ یہانتک کہ پولیس کو ایک موقعہ پر لاٹھی چارج بھی کرنا پڑا۔ پولیس نے اس جرم میں ۴۸ ملزموں کا چالان کیا تھا۔ حال میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عدالت نے پانچ کو بری کر دیا اور باقی سب کو مختلف میعاد کی قید اور جرمانہ کی سزائیں دیں

اس ہفتہ نیروبی سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک مخلص احمدی نوجوان عبد المالک صاحب جو اوجلہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے میدان جنگ میں گولی لگنے سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالٰے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

(۱۰)

اس ہفتہ الفضل میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وہ تقریر شائع کی گئی ہے جو آپ نے ۲۶ مئی شملہ سے براڈکاسٹ فرمائی۔ اسی طرح مسلم لیگ میں شمولیت کو ...

ؔ کفر و اسلام کے مسائل سے کیا تعلق" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں مولوی محمد علی صاحب کا ذکر۔ بہشتی مقبرہ کی تنظیم کی غرض مالی منفعت نہیں۔ علاقہ کانگڑہ کے احمدیوں کے

ہفتہ جنگ کے اہم حالات پر تبصرہ

دنیا کے حالات اس سُرعت سے بدل رہے ہیں۔ اور واقعات عالم میں ایسے فوری انقلابات رونما ہو رہے ہیں۔ کہ ایک ہفتہ میں دنیا کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے گذشتہ ہفتہ کریٹ میں جو خونریز جنگ لڑی جا رہی تھی۔ اس ہفتہ وہ اتحادیوں کی افسوسناک پسپائی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ کریٹ ایک یونانی جزیرہ ہے۔ جسے گذشتہ نومبر میں برطانیہ نے اپنی حفاظت میں لیا اس کا طول قریباً ڈیڑھ سو میل اور عرض ساٹھ سے سات میل تک ہے۔ جرمن فوجوں کے لئے اس جزیرہ میں اترنا نہایت مشکل تھا۔ کیونکہ اس حصۂ سمندر میں برطانیہ کی بحری طاقت سے معرکہ آرائی کی طاقت دشمن میں قطعاً نہیں۔ اور ناممکن تھا۔ کہ نازی ڈاکو اور فسطائی لٹیرے سمندر کی راہ سے یہاں قدم جما سکتے۔ مگر یہ کام جرمنی کی ہوائی طاقت نے ممکن کر دکھایا۔ جیسا کہ ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ جرمن یہاں ہوائی رستہ سے آئے۔ اور ان کے بھاری بمبار طیاروں نے پیراشوٹ اترنے کے لئے رستہ صاف کیا۔ شدید بمباری سے بچاؤ کیلئے جب اہل جزیرہ پناہ گاہوں میں چھپ جاتے تو جرمن ہوائی چھتریوں سے گرنے لگتے۔ گویا آسمان سے آدمیوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اور جرمن زمین پر اترتے ہی ان تنگنائیوں اور غاروں میں گھس جاتے۔ جو ان کے طیاروں کی بمباری بنائی جاتی تھی۔ اس طرح جرمن سپاہیوں نے جلد کریٹ کے صدر مقام کو گھیرے میں لے لیا۔ علاوہ ازیں جرمنوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں اور درختوں کے جھنڈوں پر بھی ہوائی چھتریاں اتاریں۔ ان حالات میں بہت سی جانیں ضائع ہونی لازمی تھیں۔ اور ہو گئیں۔ بہتوں کو زمین پر اُترنے سے قبل یا بعد اتحادی سپاہیوں نے

مشین گنوں کی گولیوں سے فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے علاوہ فوج بردار ہوائی جہازوں سے بھی جرمن فوج کریٹ میں اتاری گئی۔ اور بحری جنگ کے باوجود بعض چھوٹی چھوٹی کشتیاں بھی حملہ آوروں کو ساحل پر پہنچانے میں کامیاب ہو گئیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ کریٹ میں کوئی تین ہزار اطالوی قیدی تھے۔ ہوائی چھتریوں کے ذریعہ اترنے والے جرمنوں نے ان کو بھی آزاد کر دیا۔ اور مسلح کر کے اپنے ہمراہ لے لیا۔ اس طرح مل ملا کر جرمن فوجی دباؤ اس قدر بڑھ گیا۔ کہ آخر اتحادی فوجوں کی انتہائی دلاوری اور بے جگری سے لڑنے کے باوجود ان کو وہاں سے نکال کر لے آنا ہی مصلحت کے مطابق سمجھا گیا اتحادیوں کے لئے وہاں سب سے بڑی دقت یہ پیش آئی۔ کہ کافی ہوائی طاقت نہ پہنچائی جا سکتی تھی۔ جرمن ہوائی اڈے تو یونانی جزائر میں صرف ساٹھ میل کے فاصلہ پر تھے۔ لیکن برطانیہ کے ہوائی جہاز سکندریہ سے آتے تھے۔ جو تین سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ پھر ایک اور مشکل یہ تھی۔ کہ کریٹ میں جو برائے نام ایک دو ہوائی اڈے تھے وہ بھی دشمن کے قبضہ میں جا چکے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دشمن کے طیارے تو سینکڑوں کی تعداد میں آ کر بے پناہ بمباری کے ذریعہ اپنی فوجوں کی امداد کرتے تھے لیکن اتحادی افواج اس بیش قیمت امداد سے محروم تھیں۔ اور ان کو دشمن کی بمباری سے بچنے کیلئے دن کے وقت چھپنا پڑتا تھا۔ اور وہ صرف رات کو اپنی پیشقدمی جاری رکھ سکتیں۔ لیکن وہ رات کو اگر کچھ بڑھ بھی جاتیں تو دن کے وقت جرمن ان کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتے۔ اتحادیوں کو اس وجہ سے کھانے پینے کی اشیاء کی بہم رسانی میں بھی دقتیں پیش آتیں۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود

اتحادی فوجیں بے نظیر شجاعت اور استقلال سے لڑیں۔ آخر حالات کو ناساز گار پا کر اور یہ دیکھ کر کہ کریٹ اتنی قیمت نہیں رکھتا جتنی ادا کی جا رہی ہے۔ برطانیہ کی پندرہ ہزار فوج یکم جون کو کریٹ سے واپس پہنچ گئیں۔ اور اس طرح اس جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

عراق کی جنگ

دوسرا محاذ جنگ عراق تھا۔ جو ختم ہو چکا ہے رشید علی جو عراق میں منتقمین کا لیڈر تھا۔ بھاگ کر ایران پہنچ گیا۔ اس نے ترکی جانا چاہا تھا۔ مگر حکومت ترکیہ نے اجازت نہ دی۔ امیر عبدالالٰہ ریجنٹ ۲ جون کو بغداد پہنچ چکے ہیں اور ان کی ہدایات کے ماتحت جمیل مدفعی ایک سابق وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کر چکے ہیں۔ امن بحال ہو گیا ہے۔ اور کاروبار حسب معمول جاری ہو چکے ہیں۔

شام میں جنگی تیاریاں

کریٹ کی جنگ کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن اب شام میں قدم جما رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ ان کا بہت سا سامان جنگ وہاں پہنچ چکا ہے۔ ہوائی جہاز بھی سینکڑوں کی تعداد میں جا چکے ہیں۔ اور سپاہی سیاحوں اور مسافروں کے بھیس میں کثیر تعداد میں ترکی کے راستے جا رہے ہیں۔ ان کے پاسپورٹ رومانوی اور بلغاروی حکومتوں کی طرف سے ہیں مگر وہ ان ملکوں کی زبانوں کا ایک حرف بھی نہیں جانتے۔ برطانیہ بھی اس صورت حالات سے غافل نہیں۔ خصوصاً فرانس کی جرمن سے ملی بھگت نے جو پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں۔

ان سب پر اس کی نظر ہے۔ چنانچہ وہ بھی فلسطین میں اپنی طاقت مضبوط کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں جنرل ڈیگال یعنی آزاد فرانسیسی افواج کے کمانڈر انچیف یروشلم پہنچ چکے ہیں فرانسیسی حکومت اعلان کر چکی ہے۔ کہ اگر اس کی نوآبادیات پر برطانیہ نے حملہ کیا۔ تو وہ مقابلہ کریگی۔ چنانچہ اس کے لئے ایک سکیم مکمل کر کے جنرل ویگان کو اس کا انچارج بنایا گیا ہے۔ جرمنی کی اجازت سے فرانس نے کچھ مزید فضائی طاقت پیدا کی ہے۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ شام میں جمع کی جا رہی ہے۔ فرانس کے اس رویہ کی وجہ سے ہی برطانی طیاروں نے بھی شامی اڈوں اور بندرگاہوں پر بمباری شروع کر رکھی ہے۔ بیروت پر بھی بمباری کی گئی ہے اور تیل کے گوداموں اور تیل صاف کرنے کے کارخانوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں فرانسیسی بندرگاہ ٹیونس میں کھڑے بعض جہازوں پر بمباری کی گئی۔ جن کے متعلق برطانیہ کا بیان ہے۔ کہ وہ اٹلی کے ہیں۔ غرضیکہ فرانس اور برطانیہ میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ اور اسلامی ممالک اس وقت مختلف قوموں کی ریشہ دوانیوں کا مرکز بن رہے ہیں۔

سپین اور جرمنی کا معاہدہ

اس ہفتہ کا ایک اور اہم واقعہ سپین اور جرمنی کا معاہدہ ہے۔ جرمنی دیر سے اس کوشش میں تھا۔ کہ جبرالٹر پر حملہ کرنے کے لئے سپین سے رستہ حاصل کرے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تین جرنی مینوں کی اسامیوں گریڈ ۶۵-۵/۲-۸۵ (رننگ شیڈز) کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں ان میں سے دو فٹر اور ایک بائلر ورکر ہوگا۔ علاوہ ازیں ایک سال کیلئے ایک "فہرست انتظاریہ" بھی رکھی جائیگی۔ ان تین اسامیوں میں سے دو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ مقررہ فارم پر درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ $\frac{۶}{۴۱}$ ۱۵ ہے۔ صرف وہی امیدواران درخواست کریں جو منظور شدہ ٹیکنیکل اداروں یا کالجوں کے فارغ التحصیل ہیں اور انہوں نے ریلوے ورکشاپس یا آرسنلوں یا ڈاک یارڈ یا کسی مشہور میکینیکل کام کرنیوالی کنٹریکٹرز ورکشاپس میں عملی تجربہ کا مکمل کورس ختم کیا ہو۔ درخواستوں کیساتھ عملی تجربہ۔ تعلیمی اوصاف۔ کیریکٹر اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول شامل ہونی چاہئیں۔ پوری تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں۔ جسپر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اسپر اپنا مکمل پتہ درج ہو۔ اس کے بائیں بالائی کونہ پر یہ الفاظ بھی لکھنے چاہئیں۔

"Vacancy for Journeyman"

"جنرل منیجر"

اسے ضرور پڑھئے

ہم انشاء اللہ دس جون کو حسب اعلان سابقہ ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ۲۰ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وی۔پی ارسال کریں گے (ایسے احباب جن کا چندہ ۲۰ جون تک ختم ہوتا ہے۔ انکی فہرست ۲۷ و ۲۸ ماہ ہجرت مطابق ۲۷۔۲۸ مئی میں چھپ چکی ہے) جن احباب نے چندہ ارسال فرما دیا ہے۔ یا ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع دیدی ہے۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ وی۔پی ڈاکخانہ میں رہنے کی تاریخ تک ادائیگی چندہ یا اطلاع ادائیگی کی صورت میں وی۔پی روکے جاسکیں گے۔ لیکن جن احباب کی طرف سے نہ چندہ ادا ہوگا۔ اور نہ ادائیگی کے متعلق اطلاع۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وہ وی۔پی وصول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ پس ایسے احباب کا فرض ہوگا۔ کہ وی۔پی وصول فرمانے کیلئے تیار رہیں۔

احباب پر یہ امر واضح رہنا چاہیئے۔ کہ بلاوجہ وی۔پی کا واپس کرنا ایک اخلاقی جرم ہے۔ اور دفتر کو اس سے جو مالی نقصان پہنچتا ہے۔ وہ مزید براں ہے۔ اور چونکہ اخباری کاغذ کی موجودہ ہوشربا گرانی کے زمانہ میں تھوڑا سا نقصان بھی ناقابل برداشت ہے۔ لہذا ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وی۔پی واپس کرکے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانے کا موجب ہو۔

مینیجر "الفضل"

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون کلکٹر بہادر ضلع گوجرانوالہ

شمس الدین ولد قطام الدین قوم کمہار سکنہ تاریوالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ اپیلانٹ

بنام بوٹا وغیرہ رسپانڈنٹان

بنام (۱) نذیر حسین ولد اللہ دتا قوم جٹ ساکن چک ماہی تحصیل وزیرآباد (۲) دیس راج ولد رلیا رام قوم اروڑہ ساکن قلعہ دیدار سنگھ تحصیل گوجرانوالہ (۳) لال چند ولد رلیا رام (۴) بھگوانداس ولد بلاقہ سنگھ اقوام اروڑہ سکنہ قلعہ دیدار سنگھ تحصیل گوجرانوالہ رسپانڈنٹان

اپیل نباراضی حکم افسر مال صاحب بہادر گوجرانوالہ مورخہ $\frac{۳}{۴۱}$ ۲۹

مقدمہ مندرجہ بالا میں عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ نذیر حسین وغیرہم رسپانڈنٹان مذکورہ بالا تعمیل نوٹس سے گریز کر رہے ہیں۔ اسلئے اشتہار مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ نذیر حسین وغیرہ بتاریخ $\frac{۶}{۴۱}$ ۲۰ بوقت ۷ بجے صبح بمقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہوکر جواب دہی اپیل مذکور کریں ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج بتاریخ ۳ ماہ جون ۱۹۴۱ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

صحت بدنی تمام نعمتوں سے افضل ہے

ازحد محنت و مشقت سے تیار کردہ کثیر الفوائد اجزاء کا نایاب مرکب

سٹامرو

معدہ۔ جگر۔ تلی اور آنتوں کی امراض۔ بدہضمی۔ قبض۔ کمی بھوک۔ درد قولنج دست۔ قے۔ اپھارہ کمئی خون وغیرہ کو نیست و نابود کرنے کیلئے یہ جادو اثر دوا ہے۔ جس سے سینکڑوں مایوس مریض پوری طرح صحت یاب ہوکر جابجا اسکی تعریف کر رہے ہیں۔ قوت ہاضمہ بڑھ کر حسب خواہش دودھ گھی خوب ہضم ہوتا ہے۔ بقوی جگر ہونے کے باعث خون صالح پیدا کرکے تمام اعضاء کو قوت بخشتی جسم میں چستی پیدا کرتی اور وزن بڑھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی برائے ایک ماہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

منیجر ہیری لیبارٹری۔ ہیری لین لدھیانہ پنجاب

ڈلہوزی کا گرمائی مستقر

لاہور اور امرتسر سے

شش ماہی ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی قیمت

	درجہ اول روپے	درجہ اول آنے	درجہ دوم روپے	درجہ دوم آنے	درمیانہ درجہ روپے	درمیانہ درجہ آنے
لاہور	۲۹	۹	۱۹	۹	۸	۸
امرتسر	۲۳	۰	۱۶	۵	۷	۴

سڑک کے سفر میں مسافروں کا حادثات کے متعلق بیمہ کیا جاتا ہے

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

پچاس ہزار سے زائد لوگ

روزانہ "الفضل" کو پڑھتے ہیں

پس اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۶ جون۔ خاکسار تحریک کو خلاف قانون قرار دیئے جانے کے متعلق حکومت ہند کا اعلان کل کے پرچہ میں درج کیا جا چکا ہے۔ اب بنگال۔ بمبئی۔ سی پی اور مدراس میں اس جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے۔ لاہور میں خاکسار گرفتار کئے جا رہے ہیں۔ تا دم ۶ جون کوئی عذر نہ کر سکیں۔ یہ دن علامہ مشرقی کو رہا کرانے کے لئے تحریک کے آغاز کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ دہلی۔ رانچی۔ کراچی میں بھی خاکساروں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ آج لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلم لیڈروں کا ایک جلسہ طلب کر کے ان کو بتایا کہ کن حالات میں حکومت یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہوتی ہے۔ مسلم لیڈروں نے یقین دلایا کہ وہ حکومت کے اس اقدام کے مؤید ہیں۔

دہلی ۶ جون۔ ڈیفنس کے بارہ میں مشورہ دینے کے لئے حکومت ہند نے ایک کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں دس ممبر ہوں گے۔ جو سنٹرل اسمبلی اور چار کونسل آف سٹیٹ سے لئے جائیں گے۔ ان ممبروں کو یہ دونو ادارے خود منتخب کریں گے۔ پارٹی لیڈروں کو لکھا گیا ہے۔ کہ فی الحال چونکہ اجلاس نہیں ہو رہا۔ اس لئے ممبروں کو نامزد کر دیں۔ تاکام جلد شروع کیا جا سکے۔

چنگنگ ۶ جون۔ اس سال میں پہلی بار رات کے وقت کل اس شہر پر حملہ ہوا۔ بہت سے مکانوں کو نقصان پہونچا۔ چونکہ امریکہ اب چین کو بہت مدد دے رہا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ موسم خزاں میں چین جوابی حملے شروع کر سکے گا۔

قاہرہ ۶ جون۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ مصری حکومت کی از سر نو ترتیب کا کام فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یہ پتہ نہیں کب ہوگا۔ وزیر اعظم نے پارٹی لیڈروں سے بات چیت کی۔ فی الحال کوئی رد و بدل نہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۶ جون۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن جہاز بسمارک کے بعد پانچ جرمن جہاز ڈبوئے گئے ہیں۔ جن میں سے تین تو بسمارک کو رسد وغیرہ پہنچایا کرتے تھے۔ اور باقی دو ہمارے تجارتی جہازوں پر حملے کیا کرتے تھے۔

لنڈن ۶ جون۔ کل دن کے وقت انگلش چینل پر ہوائی لڑائی ہوئی۔ دشمن کا ایک بمبار اور دو شکاری جہاز برباد کئے گئے۔ ہمارے دو جہاز ضائع ہوئے۔

لنڈن ۶ جون۔ مدت کے بعد آج صبح کے وقت لنڈن میں ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ اور کچھ جرمن ہوائی جہاز لنڈن پر پہونچ بھی گئے۔ ہوا مار توپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ مگر چند ہی منٹ بعد خطرہ دور ہو گیا۔ کل رات سکاٹ لینڈ کے بعض علاقوں میں دشمن نے کچھ بم گرائے۔

لنڈن ۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ جنرل ڈیگال کو شام بھیجا جا رہا ہے۔ کہ وہ شام جا کر فرانسیسی فوجوں کو برطانیہ سے لڑنے کے لئے ترتیب دیں۔ شام کے فرانسیسی ہائی کمشنر نے کل کہا تھا۔ کہ شام میں کوئی جرمن جہاز یا سپاہی نہیں۔ مگر یہ جھوٹ ہے۔ بیروت کے ہوٹل جرمن افسروں سے بھرے پڑے ہیں۔ حکومت برطانیہ ان سب باتوں کو دیکھ رہی ہے۔ مگر ابھی وہ یہ نہیں بتاتی کہ اس کا اگلا قدم کیا ہوگا۔

لنڈن ۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ فلسطین اور مصر سے شام کا سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو چکا ہے۔ فرانسیسیوں نے اس علاقہ میں تمام پلوں کے نیچے سرنگیں بچھا دی ہیں۔

انقرہ ۶ جون۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ ہٹلر عنقریب اعلان کرنے والا ہے۔ کہ اسے برطانیہ کے خلاف لڑائی میں کوئی دلچسپی نہیں۔ وشی گورنمنٹ بھی اس کی ہمنوا ہوگی۔ مقصد یہ ہے کہ امریکہ پر اثر ڈال کر اسے جنگ میں شرکت سے باز رکھا جائے۔

دہلی ۵ جون۔ مشہور اخبار نویس سردار دیوان سنگھ مفتون صاحب ایڈیٹر اخبار ریاست پر چودہ سو روپیہ کے جعلی نوٹ قبضے میں رکھنے کے جرم میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں انہیں دو مختلف دفعات کے ماتحت سات سات سال قید سخت اور سات سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ سزا اکٹھی شروع ہوگی۔

ملبورن ۵ جون۔ آسٹریلین وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانی اور آسٹریلین حکومتیں باہم مشورہ سے اس بات کا انتظام کر رہی ہیں۔ کہ آئندہ کریٹ جیسی شکستوں کا اعادہ نہ ہونے پائے۔

لنڈن ۵ جون۔ قیصر کی وفات پر ہٹلر نے اس کی بیوہ اور لڑکی کو ہمدردی کا تار ارسال کیا ہے۔

لاہور ۵ جون۔ روزانہ اخبار ویر بھارت سے دو ہزار اور اس کے نامی پریس سے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ ۲۸ اپریل کے پرچہ میں ایک خبر قابل اعتراض رنگ میں شائع کی گئی تھی۔

واشنگٹن ۶ جون۔ امریکہ کے نائب وزیر جنگ نے جنگی کمیٹی میں شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی ہر ماہ تین ہزار ہوائی جہاز بنا تا تھا۔ اب مفتوحہ ممالک کے وسائل پر قبضہ سے ہر ماہ وہ چار سے چھ ہزار تک بناتا ہے۔

لنڈن ۶ جون۔ آج وشی کیبنٹ کا ایک اور جلسہ ہوا۔ مارشل پیٹان صدر تھے۔ فرانسیسی افریقہ کے گورنر جنرل مراکو کے ہائی کمشنر اور ٹیونس کے ریذیڈنٹ بھی شامل ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان افسروں کو بھی اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ عارضی صلح کے شرائط کو نظر انداز کر کے جرمنی سے میل جول بڑھایا جائے۔ اور اس کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ فرانس میں اناج کی کمی ہو گئی ہے حالانکہ فرانس میں اناج کافی پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر واقعی کمی ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ نازی لوٹے لے جاتے ہیں۔ تاہم اگر فرانس جرمنی سے مل گیا۔ تو برطانی ناکہ بندی اناج کا ایک جہاز بھی فرانس نہ پہونچنے دے گی۔

لنڈن ۶ جون۔ امریکن وزیر خارجہ نے فرانس کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اگر وہ جرمنی سے اسی طرح تعاون کرتا رہا۔ تو اس کے ساتھ اس کی دوستی قائم نہ رہ سکے گی۔ اب تک امریکہ فرانسیسی نو آبادیات کی مدد کرتا رہا ہے۔ اور برطانی ناکہ بندی سے بچ کر اشیاء خوردو نوش وہاں بھجواتا رہا ہے۔ اگر مراکش اور ڈاکر پر جرمن قبضہ ہو گیا۔ تو خود امریکہ کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

لنڈن ۶ جون۔ جرمنی اور اٹلی کی طرح وشی گورنمنٹ بھی جاپان سے میل ملاپ بڑھا رہی ہے۔ چنانچہ اس نے جاپان گورنمنٹ سے کہہ دیا ہے۔ کہ فرانسیسی ہند چینی میں چینیوں کا جو اسلحہ اور سامان جنگ پڑا ہے۔ بے شک اسے اٹھا کر لے جائے۔

لنڈن ۶ جون۔ برطانیہ کے روسی سفیر سر سٹیفورڈ کرپس آج طیارہ کے ذریعہ ماسکو سے سٹاک ہالم پہونچ گئے ہیں۔

لنڈن ۶ جون۔ جبرالٹر روڈ نہ سے شام کی طرف جرمن ہوائی جہاز برابر جا رہے ہیں۔ بعض جرمن ماہرین بھی وہاں پہونچ رہے ہیں۔ دمشق کے علاوہ تین اور اڈے بھی جرمنوں کے قبضہ میں ہیں۔

لنڈن ۶ جون امریکہ کے ایک مشہور جرنلسٹ نے لکھا ہے کہ برطانیہ کے امریکن سفیر جو اہم اطلاعات اپنے ساتھ برطانیہ سے لے کر جائیں گے۔ ان میں ایک یہ ہے کہ امریکہ کے جو جہاز سامان جنگ لے کر برطانیہ جایا کریں گے وہ امریکن جھنڈے تلے سفر کیا کریں گے۔